مولانا محمود احمد غضنفر۔ لاہور

حضرت حواء علیہا السلام

جب عورت کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو انسان کا ذہن مخلوقات کے حوالے سے اس پہلی خاتون اور اس پہلے شخص کی طرف لوٹتا ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے جوڑا بنایا اور ان دونوں کے ذریعے تمام انسانوں کو اس کائنات میں معرض وجود میں لائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وانہ خلق الزوجین الذکر والانثی

اور یہ کہ اس نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا۔

وہ تخلیق کی ابتداء تھی جب اللہ تعالیٰ نے تذکرہ کیا تھا کہ پہلے انسان کو اور پہلی جان کو پیدا کرنے والے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

واذ قال ربک للملائکۃ انی خالق بشرا من طین فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین۔ (ص ۷۱ - ۷۲)

ترجمہ:۔ جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں اور پھر جب میں اسے پوری طرح بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدے میں گر جاؤ۔

جس لمحے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی وقت اس کا قیامت تک کے لئے ابدی دشمن ظاہر ہوا۔ جب کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف متکبرانہ انداز اپناتے ہوئے کہا:

انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ (الاعراف ۱۲)

ترجمہ:۔ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

حضرت آدم علیہ السلام عزت کے ساتھ سدا بہار جنت میں زندگی بسر کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس کی ایک پسلی سے ہمدرد شریک حیات پیدا کردی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ھو الذی خلقکم من نفس واحدۃ و جعل منھا زوجھا لیسکن الیھا۔

(اعراف ۲۹)

ترجمہ:۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس کے پاس سکون حاصل کرے۔

یہاں سے ہم اپنے موضوع کا آغاز کرتے ہیں۔ تو سنئے!

اماں حواء دنیا کی پہلی خاتون ہے جس سے حضرت آدم علیہ السلام کی امید وابستہ ہوئی کہ وہ اس کی شریک حیات بنے جو اس کی زندگی کو پر لطف اور معنی خیز بنا دے۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو عزت و تکریم سے آواز دی:

یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ و کلا منھا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین۔ (البقرہ ۳۵)

ترجمہ:۔ اے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور یہاں بفراغت جو چاہو کھاؤ اور تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

> اماں حواء وہ پہلی خاتون ہیں جس سے آدم کی امید وابستہ ہوئی کہ وہ اس کی شریک حیات بنے جو اس کی زندگی کو پر لطف اور معنی خیز بنا دے

یوں آدم علیہ السلام اور ان کی رفیقہ حیات خوشی خوشی اپنے رب کے حکم کے مطابق چلنے لگے جنت کی نعمتوں اور اس کی فراوانیوں سے لطف اندوز ہونے لگے لیکن یہ صورت حال بدستور باقی نہ رہ سکی جلد ہی ابلیس کے دل میں کینہ بھر گیا۔ خاص طور پر جبکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی آدم علیہ السلام اور اس کی بیوی کو ابلیس سے بچ کر رہنے کی تلقین سن لی تھی۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ارشاد فرمایا:

یا آدم ان ھذا عدو لک ولزوجک فلا یخرجنکما من الجنۃ فتشقی ان لک الا تجوع فیھا ولا تعری (طہٰ ۱۱۷ - ۱۱۸)

ترجمہ:۔ اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے ایسا نہ ہو کہ یہ تمہیں جنت سے نکلوا دے اور تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔ بے شک تجھے نہ یہاں بھوک لگتی ہے اور نہ ہی تم برہنہ رہتے ہو نہ اس میں تمہیں پیاس لگتی ہے اور نہ ہی دھوپ ستاتی ہے۔

ابلیس نے ان دونوں کے سامنے حرام کردہ درخت کو ایسے خوبصورت اور دلکش انداز میں

پیش کیا تاکہ وہ اسے کھالیں اور اللہ تعالی ان سے ناراض ہو جائے۔ قرآن نے اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

فوسوس لھما الشیطان لیبدی لھما --- فدلھمابغرور۔ (الاعراف ۲۰ - ۲۱)

ترجمہ:۔ پھر شیطان نے ان دونوں کو بہکایا تاکہ ان کی شرم گاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے۔ اس نے ان سے کہا تمہارے رب نے جو تمہیں اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی نہ حاصل ہو جائے اور اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اس طرح دھوکہ دے کر ان دونوں کو اپنے ڈھب پر لے آیا۔

اس طرح ابلیس آدم علیہ السلام اور اماں حواء کو قائل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں تک کہ ان دونوں نے وہ درخت کھالیا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

فلما ذاقا الشجرۃ --- من ورق الجنۃ (الاعراف ۲۲)

ترجمہ:۔ جب ان دونوں نے اس درخت کا مزہ چکھ لیا۔ تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے جسموں کو جنت کے درختوں سے ڈھانکنے لگے۔

یہ آدم علیہ السلام اور اماں حواء کی جانب سے اپنے رب کی نافرمانی تھی۔ یہ وہ پہلی معصیت اور نا فرمانی ہے جو تاریخ بشر میں معرض وجود میں آئی۔ اللہ تعالی نے ان دونوں کو ڈانٹ پلائی اور وہ دونوں اس پر شرمندہ ہوئے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

و ناداھما ربھما الم انھکما ----- من الخاسرین۔ (الاعراف ۲۲ - ۲۳)

ترجمہ :۔ تب ان کے رب نے ان دونوں کو پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہیں روکا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ دونوں بول اٹھے اے رب ہم نے اپنے اوپر ستم کیا اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ کیا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم خسارا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالی نے ان دونوں کی توبہ قبول کر لی۔ ان دونوں کا گناہ بخش دیا لیکن ان دونوں کو جنت سے نکال دیا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

ثم اجتبہ ربہ فتاب علیہ ------ بعض عدو۔ (طہ ۱۲۲)

ترجمہ :۔ پھر اس کے رب نے اسے چن لیا اور اس کی توبہ قبول کر لی اور اسے ہدایت بخشی اور فرمایا! تم دونوں (فریق یعنی انسان اور شیطان) یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔

حضرت آدمؑ زمین پر اتر آئے۔ یہاں پر انہیں خوف اور وحشت کا احساس ہوا۔ وہ کہاں جائیں گے؟

> آدم علیہ السلام نے اپنی حیرت و ندامت کا علاج اللہ سے التجا اور توبہ کے سوا کچھ نہ پایا

کائنات خاموش ہے وحشت اور ہو کا عالم ہے۔ وہ اکیلے تنہا ہیں، راتیں گزر رہی ہیں، دن بیت رہے ہیں، خوف اور پریشانی کے سوا کچھ نہیں، وہ نہیں جانتے کہ اس کی رفیقہ حیات کہاں ہے، حوا کہاں ہے؟

آدم علیہ السلام نے اپنی حیرت اور پریشانی اور ندامت کا علاج اللہ تعالی سے التجاء اور توبہ کے سوا کچھ نہ پایا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

فتلقی ادم من ربہ کلمات ----- التواب الرحیم۔ (البقرہ ۳۷)

ترجمہ :۔ اس وقت آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی جس کو اس کے رب نے قبول کر لیا۔ کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حضرت آدمؑ کو راحت اور سکون محسوس ہوا۔ وہ سمجھتے تھے کہ حواء کا اس کے پہلو میں وجود بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ وہ اس کی تلاش کرنے لگے۔ اور آوازیں دینے لگے، کائنات کی خاموش فضا اس کی آواز کو واپس لوٹا دیتی، یہاں تک کہ ان کی یادگار ملاقات ہو گئی یہ ملاقات جبل عرفات پر ہوئی تھی۔

ان دونوں کی ملاقات روئے زمین پر ایک نئی زندگی کا آغاز تھا، تاکہ دنیا نوع انسان سے بھر جائے۔ یہاں ثواب اور عذاب، نیک اور بد عمل شانہ بشانہ چلیں۔

ایک خیر کا راستہ جس کا بدلہ جنت ہو اور یہ اچھا ٹھکانہ ہے۔

دوسرا شر کا راستہ جس کا بدلہ جہنم ہے اور یہ برا ٹھکانہ ہے۔

اس طرح پہلی خاتون پہلے مرد کے ساتھ اس وسیع و عریض اور عجیب و غریب کائنات میں رہنے لگے۔ تاکہ زندگی کی کٹھن راہوں میں دونوں ایک ساتھ چلیں اور زمین کو بنی نوع انسان اور زندگی کے آثار سے آباد کریں۔

حواء ہر مرتبہ جڑواں بچوں کو جنم دیتی ان دونوں میاں بیوی کی پہلی اولاد قابیل اور اس کے ساتھ جڑواں اقلیما پیدا ہوئی۔

دوسری اولاد ہابیل اور اس کے ساتھ جڑواں لبودا پیدا ہوئی۔ جب بیٹے بڑے ہو گئے تو پہلی لڑائی اور جھگڑے کا آغاز ایک عورت کی وجہ سے ہوا جو بنی نوع انسان کے علم میں آئی۔

وہ اس طرح کہ حضرت آدمؑ نے قابیل کو حکم دیا کہ وہ لبودا سے اور ہابیل کو حکم دیا کہ وہ اقلیما سے شادی کرے۔ لیکن قابیل نے ارادہ کیا کہ وہ اپنی جڑواں اقلیما سے شادی کرے گا۔

حضرت آدمؑ نے اپنے دونوں بیٹوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اللہ کے نام پر قربانی پیش کریں جس کی قربانی قبول کرلی جائے گی وہ اقلیما سے شادی کرے گا۔ اس واقعہ کو درج ذیل آیت کریمہ میں بیان کیا گیا:

بقیہ صفحہ نمبر ۵۰ پر